اسرائیل میں موجود بین المذاہبی اداروں کی سرگرمیوں کو باہم مربوط کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیم کے اعلان کردہ مقاصد میں "صحت مندانہ بین المذاہبی مشترکہ اقدار کا فروغ اور مذاہب کے درمیان باہمی مفاہمت کو لاحق خطرات کی حوصلہ شکنی" شامل ہیں۔

اس کے ارکان منتظمہ میں Shalom Hartman Institute for Advanced Jewish Studies (شالوم ہارٹ مین انسٹی ٹیوٹ برائے مطالعہ علوم یہودیت)، The Expatriate-based Ecumenical Theological Research Fraternity in Israel (اسرائیل میں غیر ملکی اکومنیکل دینیاتی ریسرچ برادری) Anti-Defamation League Jeruslem Office (ہتک عزت مخالف لیگ یروشلم آفس) اور Martin Institute at Hebrew university (عبرانی یونیورسٹی میں مارٹن انسٹی ٹیوٹ) کے نمائندے شامل ہیں۔ تنظیم میں مقامی فلسطینی عیسائی رہنماؤں اور مسلمانوں کی غیر موجودگی بہت نمایاں ہے۔ اس تنظیم نے جو ابتدائی کام کیے ہیں ان میں اسرائیل کے مذہبی تنوع میں تعلیم کے موضوع پر ایک مجلس مذاکرہ شامل ہے۔ اس مذاکرے کی روداد ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کی جائے گی۔ (رپورٹ: ایم ای سی سی نیوز)

امن مارچ کے دوران میں ایک پادری کی گرفتاری

ایک برطانوی کیتھولک پادری ان 60 افراد میں شامل تھا جنھوں نے بیت المقدس سے عمان تک امن مارچ کیا۔ "دی یونی ورس" کی رپورٹ کے مطابق سینٹ میری کالج سٹرابیری ہل میں شعبۂ مذہبیات کے سربراہ فادر مائیکل پروئر نے بتایا ہے کہ اسرائیلی سیکورٹی فورسز نے مارچ کو روکنے کی پوری کوشش کی۔ مارچ کے شرکاء یہ چاہتے تھے کہ مشرقِ وسطیٰ کے تنازعے کے پر امن حل کی ضرورت کو نمایاں کیا جائے۔ مارچ میں حصہ لینے والے دوسرے افراد کے ہمراہ فادر پروئر کو دو دفعہ حراست میں لیا گیا۔ "ممنوعہ فوجی علاقے میں گھسنے" کے الزام میں اسرائیلی فوجی کئی گھنٹے ان سے پوچھ گچھ کرتے رہے۔ تاہم فادر پروئر کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ محض مارچ کو ناکام بنانے کی خاطر تھا۔

انہوں نے مزید کہا کہ "ہم جب اپنے پُرامن مارچ کی راہ میں کھڑی کی گئی سنگین دشواریوں کا موازنہ اس مستقل خوف وہراس سے کرتے ہیں، جس سے مغربی کنارے کے مکینوں کو ہر روز واسطہ پڑتا ہے تو ہمیں اپنی دشواریاں معمولی دکھائی دیتی ہیں۔"